سوال

اس نے 3311 شرک کیا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

میں تعویز لٹکایا اس نے شرک کیا اور ساتھ یہ حدیث لکھی ہوتی ہے۔

تمیمة فقد اشرک» (مسند احمد)

ہو تو بھی درخواست ہے کہ گلے میں تعویز پہننا کیسا ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

)(17353) وقال محققہ حمزة: اسنادہ حسن الحاکم 4/219 (7513) سکت عنہ الذہبی الصحیحة (492) قال الامام البیہقی رحمة اللہ والتمیمة یقال: انہا خرزة کانوا یعلقونہا 9/350 السنن الکبری، الفتح البانی

وشاہد احادیث 17/187۔

نکا لکھا ہے چنانچہ امام ابن اثیر رحمة اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

«التمائم جمع تمیمة وہی خرزات» (النہایة: ۱/۱۹۸)

ہے اور اس کے معنی منکے کے ہیں۔"

سان العرب" میں ابو منصور سے منقول ہے:

«التمائم واحدتہا تمیمة وہی خرزات» (لسان العرب 121/7)

ئم کا مفرد تمیمہ ہے اور وہ منکوں کا نام ہے۔"

رح "فتح المجید" میں علامہ خلخالی رحمة اللہ علیہ کا قول ہے:

وبچوں کے گلے میں لٹکائی جاتی ہیں ۔ "نیز "لسان العرب" "میں ہے :

«ولم ارین الاعراب خلافا ان التمیمۃ ہی الخرزۃ نفسھا» (12/70)

ہے ۔ واضح ہو کہ اہل جاہلیت یہ فعل اس لیے کرتے تھے تا کہ اپنی اولاد کو نظر بد سے محفوظ رکھ سکیں چنانچہ "المنجد" میں ہے :

راب یضعونہا علی اولادہم للوقایۃ من العین ودفع الارواح»

روحوں سے بچاؤ کی خاطر ان کے گلے میں تمیمہ لٹکاتے تھے ۔ "

سئلہ ہذا کی مزید وضاحت کرتے ہوئے رقمطراز ہیں :

«کانہم یعتقدون انہا تمام الدواء والشفاء وانما جعلہا شرکا لانہم ارادوا بہا دفع المقادیر المکتوبۃ علیہم فطلبوا دفع الذي من غیر اللہ الذي ہو دافعہ» (النہایۃ: ۱/۱۹۸)

وکردیں اور بیماریوں کے ازالہ کے لیے غیر اللہ کا سہارا ڈھونڈا حالانکہ صرف رب العزت ہی تکالیف کو دور کرنے والا ہے ۔ اور حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں :

«التمائم جمع تمیمۃ وہی خرز او قلادۃ تعلق فی الراس کانوا فی الجاہلیۃ یعتقدون ان ذلک یدفع الافات» (فتح الباری :10196)

ں لٹکایا جاتا ہے جاہلیت میں لوگوں کا اعتقاد تھا کہ اس سے مصائب رفع ہوجاتے ہیں ۔ "

ہو تشریحات سے کی ذکورہ شئی تعلیق تمیمہ کو قرار شرک ہے نہ کہ معروف تعویذات جن میں جاہلیت والے مشرکانہ تصوررات نہیں ہوتے ۔

رد کیا ہے جس نے تمیمہ کی تعریف میں قرآنی آیات یا اسمائے الہیٰ پر مشتمل مرقوم تعویزات کو داخل کیا ہے ۔

ا ہمیشہ سے اختلاف چلا آرہا ہے کچھ منع کے قائل ہیں اور دیگر نے جواز کا فتوی دیا ہے ۔ چنانچہ "فتح المجید" میں ہے :

«لکن اذا کان المعلق من القرآن فرخص فیہ بعض السلف و بعضہم لم یرخص فیہ» (۱/۳۹۲)

جائز قرار دیا ہے اس سے معلوم ہوا متنازعہ فیہ شئی صرف جواز عدم جواز ہے نہ کہ جواز کا معتقد و عامل مشرک ہے شرک کا فتوی صادر کرنے سے پہلے قائلین با لجواز سلف کو بھی ملحوظ خاطر رکھنا ضروری ہے ۔

من کان مستنا فلیستن بمن قدمات........الخ

زاز کیا جائے اور صرف ثابت شدہ دم پر اکتفا کیا جائے ۔

ھذا ما عندي واللہ اعلم بالصواب

ج1ص612

محدث فتویٰ